Al-Safiir
Arabic Social Sciences
ISSN Online: 2709-605X
ISSN Print: 2709-6041
www.al-safiir.com
السفیر
Vol.7 No.1 2023

زکوٰۃ اور پاکستان کا جدید معاشی نظام: قرآن و حدیث کی روشنی میں مسابقتی مطالعہ

ZAKAT AND MODERN ECONOMIC SYSTEM OF PAKISTAN: A COMPETITIVE STUDY IN THE LIGHT OF QURAN AND HADITH

Dr. Iqra Rasool
University of Okara

Abstract

Zakat is obligatory charity in Islam. It enables the distribution of surplus wealth to the needy. At Akhuwat, we believe Zakat has the power to eradicate world poverty if it were applied on a wide enough scale. The term 'Zakat' in Arabic literally means to cleanse. As the third pillar of Islam, Zakat is a form of worship and a way for us to cleanse our wealth. Paying Zakat is mandatory for all Muslims who have surplus wealth, which they aren't using for their own basic needs. These surplus savings you have must be above a set minimum amount, called 'Nisab.' If it is, and if you've held them for a year, then you should be paying Zakat. Zakat is 2.5% of your savings, which the poor and needy have a right .over.

Keywords: zakat. Economic. IMF , poverty

1. تعارف

اسلام کی بنیاد اس پر رکھی گئی ہے:

a) پانچ ستون او
b) ر ب) ایمان کے سات مضامین:
c) الف) پانچ ستون ہونا،
d) 1) توحید کا عقیدہ کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ہیں رسول (پیغمبر)؛
e) 2) نماز، پنجگانہ نمازوں کا قیام؛ 3
f)) زکوٰۃ کی ادائیگی (صدقہ یا خیرات)؛
g) 4) صوم، رمضان کے دوران روزہ، نویں اسلامی مہینہ؛ اور
h) 5) مکہ مکرمہ کی زیارت کی کارکردگی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: شہادت، پانچ نمازیں، زکوٰۃ، حج مکہ اور روزہ۔ [بخاری و مسلم: حدیث 3] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث کے مطابق، اسلام ایک سائبان کی مانند ہے جہاں توحید (توحید) (پہلا اور) مرکزی ستون ہے اور باقی چار ستون نماز (روزانہ کی پانچ نمازیں ہیں۔ صوم (روزہ)، زکوٰۃ (خیرات) اور حج (حج)۔ ایک مسلمان کے لیے ایمان کے مضامین یہ ہیں:
i) 1) اللہ (توحید) پر ایمان،
j) 2) اس کے فرشتوں پر ایمان،
k) 3) اس کی آسمانی کتابوں پر ایمان،
l) 4) اس کے رسولوں پر ایمان،
m) 5) اچھے اور برے پر ایمان۔ قدر (فرمان صرف اللہ کے پاس ہے)،
n) 6) یوم آخرت پر ایمان، اور

o 7) موت کے بعد ابدی زندگی پر یقین۔ ستونوں اور مضامین کے درمیان بہت گہرا تعلق ہے، تاہم، پانچ ستونوں کو ہر مسلمان کے لیے عقائد کی بنیاد کے طور پر کام کرنا چاہیے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہر ایک ستون کی پابندی کرے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اسلام میں زکوٰۃ فرض ہے جو لاکھوں لوگوں کے دکھوں کو کم کرتی ہے خواہ وہ کسی بھی رنگ یا ہو۔ ایک نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا لغوی معنی 'پاک کرنا' ہے، مسلمانوں کا ماننا ہے کہ مستحق لوگوں کو زکوٰۃ ادا کرنے سے ان کے بقیہ مال میں پاکیزگی، اضافہ اور برکت ہوتی ہے۔ زکوٰۃ دینے سے ہم اپنے مال کو پاک و صاف کرتے ہیں، زکوٰۃ دینے سے دولت اسلامی تعلیمات کے مطابق کم نہیں ہوتی، بلکہ بڑھ جاتی ہے۔ حد کو زکوٰۃ دینا ضروری ہے ۔القرآن کے مطابق صرف مخصوص قسم کے افراد ہی زکوٰۃ وصول کر سکتے ہیں جو کہ مسکین، غریب، زکوٰۃ جمع کرنے والے، مذہب تبدیل کرنے والے، غلام جن سے آزادی کا وعدہ کیا گیا ہے، قرض دار، دور دراز کے مسافر اور اللہ کی راہ میں لڑنے والے۔ ان کے باقی مال کو بڑھاتا اور برکت دیتا ہے۔ زکوٰۃ دینے سے ہم اپنے مال کو پاک و صاف کرتے ہیں، زکوٰۃ دینے سے دولت اسلامی تعلیمات کے مطابق کم نہیں ہوتی، بلکہ بڑھ جاتی ہے۔ حد کو زکوٰۃ دینا ضروری ہے ۔القرآن کے مطابق صرف مخصوص قسم کے افراد ہی زکوٰۃ وصول کر سکتے ہیں جو کہ مسکین، غریب، زکوٰۃ جمع کرنے والے، مذہب تبدیل کرنے والے، غلام جن سے آزادی کا وعدہ کیا گیا ہے، قرض دار، دور دراز کے مسافر اور اللہ کی راہ میں لڑنے والے۔ ان کے باقی مال کو بڑھاتا اور برکت دیتا ہے۔ زکوٰۃ دینے سے ہم اپنے مال کو پاک و صاف کرتے ہیں، زکوٰۃ دینے سے دولت اسلامی تعلیمات کے مطابق کم نہیں ہوتی، بلکہ بڑھ جاتی ہے۔ حد کو زکوٰۃ دینا ضروری ہے ۔القرآن کے مطابق صرف مخصوص قسم کے افراد ہی زکوٰۃ وصول کر سکتے ہیں جو کہ مسکین، غریب، زکوٰۃ جمع کرنے والے، مذہب تبدیل کرنے والے، غلام جن سے آزادی کا وعدہ کیا گیا ہے، قرض دار، دور دراز کے مسافر اور اللہ کی راہ میں لڑنے والے۔ تمام مسلمانوں کے پاس زکوٰۃ کی کم از کم حد سے زیادہ دولت رکھنے والوں کو زکوٰۃ دینی چاہیے۔ القرآن کے مطابق زکوٰۃ کی ادائیگی صرف مخصوص قسم کے افراد ہی وصول کر سکتے ہیں جو کہ مسکین، غریب، زکوٰۃ جمع کرنے والے، مذہب تبدیل کرنے والے، غلام جن سے آزادی کا وعدہ کیا گیا ہے، قرض دار، دور دراز کے مسافر اور اللہ کی راہ میں لڑنے والے۔ تمام مسلمانوں کے پاس زکوٰۃ کی کم از کم حد سے زیادہ دولت رکھنے والوں کو زکوٰۃ دینی چاہیے۔ القرآن کے مطابق زکوٰۃ کی ادائیگی صرف مخصوص قسم کے افراد ہی وصول کر سکتے ہیں جو کہ مسکین، غریب، زکوٰۃ جمع کرنے والے، مذہب تبدیل کرنے والے، غلام جن سے آزادی کا وعدہ کیا گیا ہے، قرض دار، دور دراز کے مسافر اور اللہ کی راہ میں لڑنے والے۔

زکوٰۃ کے لیے نصاب مقرر کیا گیا ہے جسے امیر مسلمان ادا کرتے ہیں۔ یہ افراط زر کے ساتھ بدلتا ہے کیونکہ یہ چاندی کی جانے والی شرح پر مبنی ہے۔ آج کل، یہ 362.72£ ہے۔ جس مسلمان کے پاس اس رقم سے زیادہ مال ہو اسے زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ یہ دولت کی قسم پر منحصر ہے یعنی سونے کے لیے یہ 3 اونس ہے، چاندی کے لیے 21 اونس ہے، نقد کے لیے 200 درہم ہے۔ زکوٰۃ نہ صرف ان لوگوں کے لیے عبادت کا ایک اہم بلکہ واجب جزو ہے جن کے پاس ایک پورے سال کے لیے ایک خاص مقدار ہے۔ زکوٰۃ سے ریاست کے فلاحی نظام میں مدد ملتی ہے۔ زکوٰۃ کا اصول لوگوں کی زندگیوں کی بہتری اور بہتری کے لیے ٹھوس اور منطقی بنیاد فراہم کرنا ہے۔ ترقی کے تناظر میں دیکھا جائے تو زکوٰۃ تین بنیادی مقاصد کو پورا کرتی ہے۔ سب سے پہلے، زکوٰۃ کو ریاستی بجٹ کے لیے حفاظتی جال کے طور پر کام کرتے ہوئے بجٹ کے خسارے کو ختم کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دوسرا، زکوٰۃ سماجی تحفظ اور فلاح و بہبود کے لیے ایک آلہ کے طور پر کام کرتی ہے۔ تیسرا، زکوٰۃ کو معاشی وسعت کی تحریک دینے کے لیے پیداوار کو بڑھانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ زکوٰۃ ایک ایسا طریقہ کار ہے جو بھائی چارے کو مضبوط کرتا ہے، اور یہ مسلمانوں پر ایک ذمہ داری عائد کرتا ہے جو اپنی دولت کا کچھ حصہ بطور خیرات دینے کے لیے کچھ شرائط پر پورا اترتے ہیں۔ زکوٰۃ کی باقاعدہ وصولی اور کم خوش نصیب شہریوں میں تقسیم کے نتیجے میں وہ ایک بہتر سماجی اقتصادی مقام تک پہنچنے کے قابل بنتے ہیں۔ زکوٰۃ کا میکرو اکنامکس اور مائیکرو اکنامکس دونوں سے براہ راست تعلق ہے۔ میکرو اکنامکس میں بے روزگاری، شرح سود، افراط زر، مجموعی گھریلو مصنوعات (جی ڈی پی) شامل ہو سکتے ہیں۔ جبکہ مائیکرو اکنامکس کی مثالیں صارفین کا استحکام، آمدنی اور افراد کی بچت ہو سکتی ہیں۔ ہیں میکرو اکانومی میں زکوٰۃ کو کسی قوم میں یا اسلام کے فرقہ وارانہ میدان میں مالیاتی پالیسی کے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن ضرورت مندوں کو زکوٰۃ مختص کرنے

Al-Safiir
Arabic Social Sciences
ISSN Online: 2709-605X
ISSN Print: 2709-6041
www.al-safiir.com
السفیر
Vol.7 No.1 2023

یا تقسیم کرنے کے لیے یہ مائیکرو اکانومی میں بہت اہم ہو سکتا ہے۔ زکوٰۃ کے لیے اہل افراد کے انفرادی زمرے کو قرآن میں باب التوبہ کی آیت 60 میں درج کیا گیا ہے، جن میں سے کچھ ضرورت مند اور نادار افراد بھی شامل ہیں۔ آمدنی کی تقسیم کے طریقہ کار کے حصے کے طور پر، انہیں زکوٰۃ کا اپنا حصہ ملے گا۔ وہ ادارے جو زکوٰۃ کا انتظام کرتے ہیں ایک اسلامی ادارے کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو ریاست میں سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھتا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے غریبوں کی مدد کرنے کے بعد زکوٰۃ کے اداروں اور عملے کی بھی زکوٰۃ فنڈز سے مدد کی جا سکتی ہے۔ زکوٰۃ اسلامی معیشت کی ترقی اور توسیع میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ دلیل یہ ہے کہ زکوٰۃ سے جمع ہونے والی رقم کمیونٹی کے ان افراد کی مدد کرتی ہے جو مالی طور پر جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے، زکوٰۃ کی ادائیگی ان مسلمانوں کے لیے ایک شرط ہے جن کے پاس اسلامی فقہ میں ایک خاص مقدار تک مال ہے۔ کمیونٹی میں، زکوٰۃ کا نظام بہت سے فوائد فراہم کرتا ہے، جس میں امیر اور غریب کے درمیان فرق کو کم کرنا اور نقل و حمل، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور دیگر ضروریات کے محتاج افراد کے لیے سہولیات فراہم کرنا شامل ہے۔ عالمی منڈی میں، زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے متعدد طریقے رائج کیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر، ملائیشیا کے نقطہ نظر سے، ہر ریاست کو زکوٰۃ کی رقم جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ تحقیق زکوٰۃ کی تقسیم، جمع کرنے، اور اس طرح کے طریقوں کے سماجی اور اقتصادی اثرات کے بارے میں متعدد مطالعات کو بیان کرتی ہے اور اس کا خلاصہ پیش کرتی ہے جو مختلف اقوام میں کیے گئے ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود کہ زکوٰۃ کے بارے میں متعدد مطالعات ہو چکی ہیں۔ یہ اس کی خصوصیات، مجموعہ، تقسیم، اور سماجی اور اقتصادی اثرات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس تحقیق میں جن حوالہ جات پر غور کیا گیا ہے وہ متعدد ممالک سے ہیں جن میں زکوٰۃ کی تنظیمیں اور نظام موجود ہیں۔ یہ مطالعہ زکوٰۃ کی تقسیم اور وصولی کا تجزیہ کرتا ہے جس میں معاشرے پر زکوٰۃ کے معاشی اثرات کے بارے میں اہم پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ زکوٰۃ دینے والا اور لینے والا دونوں ان اچھے اثرات سے مستفید ہوتے ہیں یعنی ادا کرنے والا اپنے مال کو صاف کرتا ہے اور دنیا و آخرت میں اللہ کی نعمتیں پاتا ہے جبکہ وصول کنندہ کو قرآن و سنت کی تعلیم کے مطابق سماجی و معاشی استحکام حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح غریب اور امیر کے درمیان فرق کو ختم کرکے معاشرے کو برابر کرنا۔ اس تحقیق میں جن حوالہ جات پر غور کیا گیا ہے وہ متعدد ممالک سے ہیں جن میں زکوٰۃ کی تنظیمیں اور نظام موجود ہیں۔ یہ مطالعہ زکوٰۃ کی تقسیم اور وصولی کا تجزیہ کرتا ہے جس میں معاشرے پر زکوٰۃ کے معاشی اثرات کے بارے میں اہم پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ زکوٰۃ دینے والا اور لینے والا دونوں ان اچھے اثرات سے مستفید ہوتے ہیں یعنی ادا کرنے والا اپنے مال کو صاف کرتا ہے اور دنیا و آخرت میں اللہ کی نعمتیں پاتا ہے جبکہ وصول کنندہ کو قرآن و سنت کی تعلیم کے مطابق سماجی و معاشی استحکام حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح غریب اور امیر کے درمیان فرق کو ختم کرکے معاشرے کو برابر کرنا۔ اس تحقیق میں جن حوالہ جات پر غور کیا گیا ہے وہ متعدد ممالک سے ہیں جن میں زکوٰۃ کی تنظیمیں اور نظام موجود ہیں۔ یہ مطالعہ زکوٰۃ کی تقسیم اور وصولی کا تجزیہ کرتا ہے جس میں معاشرے پر زکوٰۃ کے معاشی اثرات کے بارے میں اہم پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ زکوٰۃ دینے والا اور لینے والا دونوں ان اچھے اثرات سے مستفید ہوتے ہیں یعنی ادا کرنے والا اپنے مال کو صاف کرتا ہے اور دنیا و آخرت میں اللہ کی نعمتیں پاتا ہے جبکہ وصول کنندہ کو قرآن و سنت کی تعلیم کے مطابق سماجی و معاشی استحکام حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح غریب اور امیر کے درمیان فرق کو ختم کرکے معاشرے کو برابر کرنا۔ ادا کرنے والا اپنے مال کی صفائی کرتا ہے اور دنیا و آخرت میں اللہ کی نعمتیں حاصل کرتا ہے جبکہ وصول کرنے والے کو قرآن و سنت کی تعلیم کے مطابق سماجی و معاشی استحکام ملتا ہے۔ اس طرح غریب اور امیر کے درمیان فرق کو ختم کرکے معاشرے کو برابر کرنا۔ ادا کرنے والا اپنے مال کی صفائی کرتا ہے اور دنیا و آخرت میں اللہ کی نعمتیں حاصل کرتا ہے جبکہ وصول کرنے والے کو قرآن و سنت کی تعلیم کے مطابق سماجی و معاشی استحکام ملتا ہے۔ اس طرح غریب اور امیر کے درمیان فرق کو ختم کرکے معاشرے کو برابر کرنا۔

2. ادب کا جائزہ

محمود وغیرہ (2021) کے مطالعہ کے مطابق، تینوں شرکاء میں سے ہر ایک پر گہری نظر رکھنے کے لیے اصناف (زکوٰۃ وصول کرنے کے لائق افراد) کے لیے تین اہم قبل از انتخاب کے معیار فراہم کریں۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے، زکوٰۃ وصول کرنے والے، اور زکوٰۃ کے ادارے۔ مستقبل میں زکوٰۃ کے عمل کے صحیح نفاذ کے لیے ان کھلاڑیوں کی مکمل معلومات ضروری ہے۔ تاہم، جن بنیادی موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے، ان کا تعین ایک

Al-Safiir
Arabic Social Sciences
ISSN Online: 2709-605X
ISSN Print: 2709-6041
www.al-safiir.com
السفیر
Vol.7 No.1 2023

شریک کے پہلے سے انتخاب کے ذریعے کیا جاتا ہے، جو کہ ہیں؛ 1) حقیقی ممکنہ فائدہ اٹھانے والوں کی شناخت کے لیے کاروباری اشاریہ کا اطلاق کرکے، کاروباری مقصد کا اندازہ؛ 2) گاؤں کے سربراہوں کو مقرر کرنے کی تجویز جو محلے کے اماموں کے ساتھ کام کرتے ہیں تاکہ زکوٰۃ کی مؤثر ادائیگی کے لیے ممکنہ فائدہ اٹھانے والوں کی تصدیق کی جا سکے۔

زکوٰۃ اور زکوٰۃ اداروں میں موثر حکمرانی:

زینل علیم آدی وجایا (2020)، زکوٰۃ کے اداروں کے مؤثر آپریشن کے عناصر کا خاکہ پیش کرتے ہیں جن کا مختلف اقوام سے پہلے کے مطالعے میں جائزہ لیا گیا ہے۔ اسکوپس پر Q1–Q4-انڈیکسڈ جرائد سے متعدد تحقیق اکٹھی کی گئی۔ اس تحقیق میں مقالے "چارٹنگ دی فیلڈ" تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے موضوع، بحث، سال اور ماخذ کے مطابق ترتیب دیے گئے تھے۔ ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ ایک زکوٰۃ تنظیم کو اچھی حکمرانی کے ادارے کے طور پر درجہ بندی کرنے کے لیے تقسیم کی ضروریات، کارکردگی اور مالیاتی رپورٹنگ سمیت متعدد تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے۔ ان خصلتوں کی پیروی کرتے ہوئے، یہ تحقیق یہ بھی بتاتی ہے کہ زکوٰۃ کے اداروں کو کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں اگر وہ صحیح طرز حکمرانی پر عمل پیرا ہوں۔ غربت میں کمی، زکوٰۃ ادا کرنے والوں پر اثر اور مؤلف کی یقین دہانی s زندگی تمام اچھے اثرات ہیں جو پہلے مطالعہ کے ذریعے دریافت کیے گئے تھے۔ Retnowati (2018)، صوبہ جامبی میں زکوٰۃ کے اداروں کی تاثیر اور کام کاج کو دیکھتا ہے۔ یہ تحقیق قومی زکوٰۃ انڈیکس (NZI) کے اشاریوں کا استعمال کرتے ہوئے زکوٰۃ اداروں کی تاثیر کا اندازہ لگانے کے لیے ڈیٹا انوولپمنٹ انالیسس (DEA) کے نقطہ نظر کا استعمال کرتی ہے۔ اس مطالعے میں استعمال کیے گئے نمونے LAZ RSIM اور BAZNAS Jambi صوبہ ہیں۔ کارکردگی کے تجزیے کے نتائج کی بنیاد پر، زکوٰۃ اداروں کی کارکردگی کو 0.44 اور 0.63 کی اشاریہ اقدار کے ساتھ بالترتیب BAZNAS Jambi اور LAZ RSIM نے "بہت اچھی" سے "اچھی" قرار دیا۔ کارکردگی کے تجزیہ کے نتائج کی بنیاد پر، LAZ RSIM نے 100% کی زیادہ سے زیادہ کارکردگی حاصل کر لی ہے۔ بازناس جامبی صوبے کی تاثیر 56.1 فیصد ہے۔ زکوٰۃ کے اداروں کی مجموعی تاثیر 78 ہے۔

زکوٰۃ اور معاشی ترقی کے درمیان تعلق:

Suprayitno (2020)، دکھائیں کہ کس طرح زکوٰۃ کی تقسیم نے انڈونیشیا میں ایکسٹرا سیلولر میٹرکس (ECM) کا تجزیہ کرنے والی 5 ریاستوں میں معاشیات کو متاثر کیا ہے۔ موجودہ مطالعہ ماہرین اقتصادیات کے اس وسیع نظریہ سے حوصلہ افزائی کی گئی تھی کہ زکوٰۃ کا میکرو اکانومی پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے کیونکہ اس کا 2.5 فیصد حصہ چھوٹا سمجھا جاتا ہے۔ انڈونیشیا میں زکوٰۃ کی تقسیم کی اہمیت اس موضوع سے ابھرتی ہے۔ اس تحقیق کے مطابق زکوٰۃ اور معاشی ترقی کا کافی اور فائدہ مند تعلق ہے۔ ای سی ایم کی تحقیقات کے نتائج کے مطابق زکوٰۃ کی تقسیم کا معاشی نمو پر فائدہ مند اثر پڑتا ہے۔ زکوٰۃ کے متغیر میں مثبت اور کافی طویل مدتی لچک ہوتی ہے۔

زکوٰۃ اور معاشی ترقی پر اس کے اثرات:

نورجہاں (2019)، غور کرتی ہے کہ کس طرح معیشت کی ترقی اور زکوٰۃ کے فنڈز کے استعمال سے غربت کا خاتمہ کیا جاتا ہے۔ مطالعہ میں 2011-2016 کا ثانوی ڈیٹا استعمال کیا گیا ہے۔ نتائج کے مطابق، غریب افراد کی تعداد اقتصادی ترقی اور زکوٰۃ فنڈ کی تقسیم دونوں سے نمایاں طور پر متاثر ہوتی ہے۔ غریب لوگوں کی تعداد خراب اقتصادی ترقی کی وجہ سے منفی اور نمایاں طور پر متاثر ہوئی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں زکوٰۃ ایسے غریب افراد کی مدد میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

کلیدی سپلائی چین کے اشارے اور اقتصادی نتائج:

Ridwan et al (2019)، انڈونیشیا کی معیشت پر ان کے اثرات کا تعین کرنے کے لیے سپلائی کے مرکزی سلسلے کے نقطہ نظر سے زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کے درمیان تعلق کا تجزیہ کریں۔ یہ تحقیق متعدد شرکاء سے ضروری معلومات اکٹھی کرتی ہے جو زکوٰۃ کی تقسیم اور جمع کرنے کے مختلف مقامات سے رابطہ کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ آخر میں، 362 جواب دہندگان کو ارتباطی، اشتعال انگیز، اور رجعت تجزیہ کے مقاصد کے لیے بطور

Al-Safiir Arabic Social Sciences
ISSN Online: 2709-605X
ISSN Print: 2709-6041
www.al-safiir.com
السفیر
Vol.7 No.1 2023

نمونہ منتخب کیا گیا۔ یہ نوٹ کیا گیا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم اور وصولی کلیدی سپلائی چین کے اشارے اور اقتصادی پیداوار کے طور پر کام کرتی ہے۔ مزید واضح طور پر، زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم سے انڈونیشیا کی معیشت کو فائدہ ہوتا ہے، دولت کی صاف تقسیم، غریب طلباء کے لیے اسکول جانے کے لیے سہولیات کی فراہمی، اور اعلیٰ معیار کی طبی دیکھ بھال کی فراہمی۔ مزید برآں،

زکوٰۃ کے احکام کی پابندی:

احمد وغیرہ (2017)، زکوٰۃ کی فراہمی کے ساتھ خدمت کی تکمیل کی سطح اور وصول کنندگان کی سماجی اور مالی حیثیت پر ممکنہ اثرات کا جائزہ لیں۔ سماجی خدمات کی فراہمی کو گہرائی سے جڑی ہوئی روایت سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ پروگرام کے 192 شرکاء کے جوابات کی جانچ کرنے کے لیے، وضاحتی اعدادوشمار استعمال کیے گئے۔ جواب دہندگان کے تبصروں پر توجہ مرکوز کرنے والے نتائج نے زکوٰۃ کی تقسیم اور سرمایہ کاری کے بارے میں تشویش ظاہر کی۔ تحقیق کے نتائج نے اس نتیجے پر پہنچا کہ جدید زکوٰۃ انتظامیہ، جب دیہی علاقے میں پیش کی جاتی ہے، اسے معیاری ہونے کی ضرورت ہے اور مطلوبہ عمل درآمد کے لیے قوانین پر سختی سے عمل پیرا ہونا چاہیے۔ قوانین اور ضوابط پر سختی سے عمل کرتے ہوئے اگر زکوٰۃ کو تسلسل کے ساتھ تقسیم کیا جائے تو زیادہ لوگوں کو زکوٰۃ ملے گی۔

زکوٰۃ کی تقسیم کی پیمائش:

زکریا، ایم (2014)، انسانی ضروریات کے اثرات کا جائزہ لیں- مذہب، جسمانی تندرستی، علم، خاندان، اور دولت- جیسا کہ زکوٰۃ (صدقہ دینے) کی تقسیم کی کارکردگی پر مقاصد الساریۃ کے ذریعے دیکھا گیا ہے۔ مجموعی طور پر 350 سوالناموں کے سیٹ ملائیشیا میں مجلس اگامہ اسلام کیلنتان (MAIK) کے کاروباری امداد اور زندگی کی مہارت کے تربیتی پروگراموں کے شرکاء کو جسمانی طور پر پہنچائے گئے۔ اس رقم سے، 320 افراد نے جواب دیا، جو 91.43 فیصد رسپانس ریٹ کے برابر ہے۔ ڈیٹا کا تجزیہ کرنے کے لیے، اینالیسس آف مومنٹ سٹرکچر (AMOSS) ورژن 20 کی ساختی مساوات کی ماڈلنگ استعمال کی گئی۔ نتائج اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ تمام انسانی ضروریات - مذہب، علم، جسمانی تندرستی، خاندان، اور دولت - مقاصد الساریۃ کے نقطہ نظر سے زکوٰۃ کی تقسیم کی کارکردگی کو احسن طریقے سے متاثر کرتی ہیں۔ لہٰذا، مطالعہ زکوٰۃ اداروں کو دیتا ہے،

زکوٰۃ کے اخراجات کی صلاحیت، حقیقی معاشی ترقی پر اس کا اثر:

Yusoff and Sorfina (2012)، ملائیشیا کے وفاقی علاقے میں معیشت کی ترقی پر زکوٰۃ کی تقسیم کے اثرات کا تجزیہ کریں۔ اکانومیٹری کی مختلف تکنیکوں بشمول یونٹ روٹ ٹیسٹ، کوانٹیگریشن ٹیسٹ، ویکٹر ایرر کریکشن ماڈل (VECM) اور گرینجر کازلیٹی ٹیسٹ کے استعمال سے، ایکانومیٹری کا مطالعہ خاص طور پر زکوٰۃ کے اخراجات کی صلاحیت کو جانچنے کے لیے کیا جاتا ہے تاکہ حقیقی نمو کو متاثر کیا جا سکے۔ ملائیشیا کے وفاقی علاقے میں معیشت کی. مطالعہ کے نتائج کے مطابق، حقیقی جی ڈی پی اور زکوٰۃ کے اخراجات ایک طویل مدتی فائدہ مند تعلق رکھتے ہیں۔ Granger causality test کے مطابق، حقیقی معاشی ترقی میں زکوٰۃ کے اخراجات کے نتائج پر کوئی منفی رائے موصول نہیں ہوئی.. جس کا مطلب ہے کہ زکوٰۃ کے اخراجات ملائیشیا کے وفاقی علاقے میں طویل اور مختصر مدت میں GDP میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

زکوٰۃ اور سماجی و اقتصادی بہبود:

Wahab and Rahman et al (2011)، ملائیشیا میں زکوٰۃ کے اداروں کی تاثیر اور انتظام پر ایک تصوراتی ماڈل دینے کی کوشش کرتا ہے جو زکوٰۃ کی وصولی، انتظام اور تقسیم کے انچارج ہیں۔ زکوٰۃ کا بنیادی مقصد پسماندہ اور ضرورت مندوں کی سماجی و اقتصادی بہبود کی حفاظت کرنا ہے۔ اس مقالے میں تاثیر، نظم و نسق اور زکوٰۃ سے متعلق متعلقہ لٹریچر کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس کی ترکیب کی گئی ہے۔ اس کے بعد رپورٹ نے زکوٰۃ کے اداروں کی تاثیر اور انتظام کی چھان بین کے لیے ایک تصوراتی فریم ورک بنایا اور آگے بڑھایا۔ رپورٹ میں زکوٰۃ اداروں کی

تاثیر اور انتظامیہ کا اندازہ لگانے کے لیے موزوں تکنیکیں پیش کی گئی ہیں۔ دولت کی منصفانہ تقسیم کے ذریعے سماجی و اقتصادی انصاف کے بلند مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اسلامی مالیاتی نظام کو موثر طریقے سے کام کرنا چاہیے۔

مساجد کے ذریعے زکوٰۃ کی تقسیم کو مقامی بنانا:

Wahid et al (2011)، تجزیہ کریں کہ زکوٰۃ اور عامل استفادہ کنندگان مسجد کے کام اور زکوٰۃ کی تقسیم کی مطلوبہ لوکلائزیشن کے بارے میں کیسا محسوس کرتے ہیں۔ یہ مطالعہ اس خیال پر پیش گوئی کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم کو مقامی بنانے سے کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے اور اس وجہ سے غربت میں کمی آتی ہے۔ مزید برآں، یہ تجویز ہے کہ مسجد ایک مقامی مسلم ادارے کے طور پر کام کرے جس کے پڑوس کی مسلم آبادی کے ساتھ مضبوط تعلقات ہوں تاکہ طویل مدتی بنیادوں پر غربت کو ختم کیا جا سکے۔ یہ مطالعہ اس نقطہ نظر کو استعمال کرتے ہوئے متعلقہ متغیرات کے درمیان تعلق کا جائزہ لینے کی کوشش کرتا ہے۔ جزیرہ نما ملیشیا میں امل کے نمونے کے ساتھ ساتھ ضرورت مند اور نادار زکوٰۃ صارفین کے سروے کے ڈیٹا کو استعمال کرتے ہوئے، ساختی مساوات ماڈلنگ (SEM) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، عامل کی اکثریت اس مسئلہ کے حق میں ہے اور مسجد کے ذریعے زکوٰۃ کی تقسیم کی منصوبہ بند لوکلائزیشن کے حق میں ہے۔ سمجھی گئی زکوٰۃ کی لوکلائزیشن اور مسجد کے کام کا مثبت تعلق پایا جاتا ہے۔ اس مقالے میں کئی تجاویز اور پالیسی کے نتائج پر بحث کی گئی ہے۔

3. بحث اور نتائج

زکوٰۃ کے معاشی اثرات کا تجزیہ کرنے کے لیے، اس حصے میں مختلف ممالک کے سابقہ مطالعات کے تجرباتی تجزیہ کے نتائج پر بحث کی گئی ہے۔ یہ سیکشن کرے گا۔

مسلمانوں کے لیے زکوٰۃ مختلف مقاصد کے لیے کام کرتی ہے۔ ایک مقصد غریب مسلمانوں کی بہتر زندگی گزارنے میں مدد کرنا ہے۔ زکوٰۃ کا بنیادی ہدف جو کہ غربت کو کم کرنا ہے، اگر زکوٰۃ کی شکل میں جمع ہونے والی رقم کو صحیح طریقے سے تقسیم کیا جائے تو حاصل ہو جائے گا۔ دوسری طرف، اگر فنڈ کو مناسب طریقے سے ہینڈل نہیں کیا جا سکتا ہے، تو مقصد پورا نہیں ہو گا۔ غربت کو کم کرنے کے لیے زکوٰۃ کے ادارے کا مضبوط گورننس ہونا ضروری ہے۔ (HAMBALI, et al 2017)۔ وہاب اور رحمان (2011) کے مطابق، جب تک زکوٰۃ کے انتظام کو مؤثر طریقے سے انجام دیا جاتا ہے، زکوٰۃ غربت کو کم کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔ زکوٰۃ کے انتظام میں کارکردگی امیر افراد کو اپنی دولت کی سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دے گی، جس سے پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ ہمبالی وغیرہ کے مطابق، زکوٰۃ کے اداروں کا بنیادی مقصد کمیونٹیز کے غریبوں میں محرومی اور مشکلات کو کم کرنا اور ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ (2017)۔ زکوٰۃ کی رقم کو پیداواری اثاثہ کے طور پر دیکھنے کے لیے، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں کی معیشتوں کو ترقی دینا ضروری ہے۔ زکوٰۃ کا مائیکرو اور میکرو اکنامک دونوں عوامل پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔ ماضی میں، زکوٰۃ کا لوگوں کی سرمایہ کاری اور بچت کی عادات پر ان کی ملازمت کی کوششوں سے زیادہ اثر پڑتا تھا۔ مختص کی تاثیر، اقتصادی ترقی، دولت اور آمدنی کی تقسیم، غربت کا خاتمہ، سماجی تحفظ، اور استحکام کچھ متوقع میکرو اکنامک اثرات ہیں (حق، 2013)۔ زکوٰۃ کا ادا کرنے والا اور فائدہ اٹھانے والا اسلامی معیشت میں جب اسے استعمال کیا جاتا ہے تو آمدنی کے دو زمرے بنتے ہیں۔ لازمی زکوٰۃ دینے والے (مزکی) اپنے مال کا ایک حصہ زکوٰۃ وصول کرنے والے گروہ کو منتقل کریں گے۔ اس سے بلاشبہ مستحب کی کمائی میں اضافہ ہوگا۔ آمدنی میں اضافے کے نتیجے میں کھپت میں اضافہ ہوگا اور مستحب کو طویل مدتی بچتیں شروع کرنے کے قابل بھی بنایا جائے گا۔ (حسن، 2017)۔ زکوٰۃ پرتعیش اشیاء اور خدمات کے استعمال کو زیادہ بنیادی چیزوں کی طرف منتقل کر دے گی، جس سے بنیادی اشیا اور خدمات کے استعمال میں اضافہ ہو گا۔ اسلامی طور پر آمدنی میں اضافے کے لیے زکوٰۃ کو ضرورت مندوں اور ناداروں تک پہنچانا ضروری ہے۔ ضروریات کی خریداری کے لیے، کوئی اپنی آمدنی اور زکوٰۃ کا حصہ استعمال کر سکتا ہے۔ دوسری طرف زکوٰۃ سے مالداروں کے پاس وقتی طور پر پیسے کم ہوں گے لیکن اللہ کی رحمت آخرکار زکوٰۃ دینے والوں کے لیے ہو گی۔ دولت مندوں کی دولت اور آمدنی میں کمی کے نتیجے میں لگژری مصنوعات اور خدمات کے استعمال میں کمی واقع

Al-Safiir
Arabic Social Sciences
ISSN Online: 2709-605X
ISSN Print: 2709-6041
www.al-safiir.com
السفیر
Vol.7 No.1 2023

ہو سکتی ہے (صدیقی، 1981)۔ تحقیق بتاتی ہے کہ مستحب میں مزکی کے مقابلے میں استعمال کا رجحان زیادہ ہے، ادبی جائزوں کے نتائج یہ ظاہر کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کا اوسط استعمال پر بہت معمولی اثر ہے۔ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مشترکہ استعمال سے متعلق اعدادوشمار کا استعمال زکوٰۃ کی تقسیم کے معمولی اثرات پر اثر انداز ہوسکتا ہے، لیکن جمع شدہ زکوٰۃ بنیادی طور پر مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ پامبوڈی کے 2013 کے ایک مطالعہ کے مطابق، گھریلو آمدنی میں اضافے کے نتیجے میں مستحک کا زیادہ استعمال ہوگا۔ پامبوڈی کا دعویٰ ہے کہ زکوٰۃ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اس کا آمدنی، استعمال، ذخائر، اور مستحب کی افادیت پر کافی اثر پڑتا ہے (پمبوڈی، 2013)۔ اگر زکوٰۃ کو صحیح طریقے سے اور کھلے عام استعمال کیا جائے تو یہ لوگوں کی فلاح و بہبود کو بہتر بنائے گا، مزید ملازمتیں پیدا کرے گا، اور معاشرے کی معیشت کو تقسیم کرنے کے طریقے کے طور پر کام کرے گا۔ زکوٰۃ کے بچت کے لیے بھی اہم نتائج ہیں۔ معاشیات کے نظریہ کے مطابق، استعمال کے بعد کمائی کے درمیان فرق بچت ہے جب یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ مستقبل کی کھپت کے لیے کتنی رقم رکھی گئی ہے بمقابلہ موجودہ اخراجات کے لیے کتنی رقم رکھی گئی ہے۔ شرح سود اور وقت کی ترجیح کی شرح میں ایڈجسٹمنٹ کا نتیجہ موجودہ کھپت کی سطح اور بچت کی شرح میں ہوگا۔ بچت سے اس کے تعلق کی وجہ سے، شرح سود کا اثر اخراجات کی موجودہ سطحوں پر پڑے گا۔ (شیخ اور اسماعیل، 2017)۔ زکوٰۃ کا نفاذ کیا جائے گا، اور اس سے قومی بچت کی شرح میں میکرو سطح پر بہتری آئے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی مزکی کو بچت کا تناسب بڑھانے پر آمادہ کرے گی تاکہ دولت کی مقدار کو گرنے سے روکا جا سکے کیونکہ زکوٰۃ صرف آمدنی پر نہیں بلکہ آمدنی اور جمع شدہ دولت دونوں پر عائد ہوتی ہے۔ دریں اثنا، چونکہ زکوٰۃ کی وصولی کا نظام کاروبار کے لیے موزوں ڈھانچہ ہے، اس لیے اس کا مجموعی پیداوار پر سازگار اثر پڑے گا۔ چونکہ یہ شریعت کے زیر انتظام ہے، زکوٰۃ کی ایک کم سے کم فیس ہے جو ہمیشہ ایک جیسی رہتی ہے اور کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ (عبدالباقی، 2015؛ ابوبکر اور راشد، 2010؛ ایکو سپرائیتنو، ردیہ عبدالقادر، اظہر ہارون، 2013)۔ زکوٰۃ کی ایک کم سے کم فیس ہے جو ہمیشہ ایک جیسی رہتی ہے اور کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ (عبدالباقی، 2015؛ ابوبکر اور راشد، 2010؛ ایکو سپرائیتنو، ردیہ عبدالقادر، اظہر ہارون، 2013)۔ زکوٰۃ کی ایک کم سے کم فیس ہے جو ہمیشہ ایک جیسی رہتی ہے اور کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ (عبدالباقی، 2015؛ ابوبکر اور راشد، 2010؛ ایکو سپرائیتنو، ردیہ عبدالقادر، اظہر ہارون، 2013)۔

نتیجہ

زکوٰۃ کو ہر امیر مسلمان پر ایک مذہبی فریضہ سمجھ کر معاشرے میں ان لوگوں کی مدد کرنا ہے جو کم نصیب ہیں۔ یہ مطالعہ معاشرے پر زکوٰۃ کے معاشی اثرات کا تجزیہ کرنے کے لیے مختلف ممالک کی سابقہ تحقیقوں کا جائزہ لینے کے لیے کیا گیا تھا۔ اس تحقیق کے ذریعے یہ تجزیہ مائیکرو اور میکرو اکنامک دونوں عوامل پر ایک اہم اثر کا نتیجہ اخذ کرتا ہے یعنی زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم آمدنی کی تقسیم، غربت کے خاتمے، سماجی تحفظ میں اضافہ، اور معاشی استحکام کے ذریعے معاشی ترقی پر بہت زیادہ اثر ڈالتی ہے۔ یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اسلامی فقہ زکوٰۃ ادا کرنے والوں، زکوٰۃ وصول کرنے والوں اور زکوٰۃ جمع کرنے والے اداروں پر بہت سخت قوانین نافذ کرتی ہے۔ سابقہ تحقیقوں کی بنیاد پر، موجودہ مطالعہ یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ زکوٰۃ، طویل مدتی، غریب اور امیر برادریوں کے درمیان فرق کو کم کرکے امت کی اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالنا؛ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ آمدنی اور دولت کا تفاوت بھی کم ہوا ہے۔ تاہم زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کی پیداواری صلاحیت اور تاثیر کو بڑھانے کے لیے حقیقی معنوں میں بہت کچھ کرنا ہوگا۔

4. سفارشات

زکوٰۃ کے اخراجات کی صلاحیت اور حقیقی معاشی نمو پر اس کے اثرات کے لیے یہ سفارش کی جاتی ہے کہ: 1) زکوٰۃ کے اداروں میں موثر نظم و نسق، 2) زکوٰۃ کی تقسیم کی پیمائش، 3) زکوٰۃ کے ضوابط کی مزید پابندی، 4) زکوٰۃ کی تقسیم کو مقامی طور پر مقامی بنانا۔ محلے میں مساجد کی ضرورت ہے۔ اس کے نتیجے میں معیشت کی ترقی اور زکوٰۃ کے درمیان ایک موثر اور بہتر تعلق کے شعبوں میں قدر میں اضافہ ہوگا۔ مزید سفارش کی جاتی ہے کہ سماجی و اقتصادی بہبود کے لیے کلیدی سپلائی چین کے اشارے اور اقتصادی پیداوار کی باقاعدگی سے نگرانی کی جائے۔